Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۴ صفر ۱۳۹۷ھ ۲۴ صلح ۱۳۵۶ ہش ۲۴ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ

نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحابؓ تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دُنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دُنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دُنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد و لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبّر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دُنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوّت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوّت نہ پائے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری رُوحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دُنیا پر تمہیں مقدّم ہو جائیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت کچھ بہتر ہے مگر ابھی خطرے سے باہر نہیں ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے مگر نقرس کی تکلیف شروع ہو گئی ہے احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۴ صلح۔ کل صبح سے مطلع ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہو رہی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

سیکرٹری مجلس مشاورت
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۵۶ ہش

۲۴ جنوری ۱۹۷۷ء

ماموریِن الٰہی کی صداقت کو پرکھنے کا ایک معیار

اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل اور خاتم النّبییّن کی حیثیت سے دُنیا میں مبعوث فرمایا تو آپؐ کی قوم کے تمام لوگ یکدم آپؐ پر ایمان نہیں لائے بلکہ ہُوا یہ کہ شروع میں صرف معدودے چند سعید الفطرت انسانوں نے آپؐ کی دعوت پر لبیک کہا باقی تمام لوگوں نے نہ صرف یہ کہ آپؐ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ آپؐ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر آپؐ کو آپؐ کے مقدّس مشن میں ناکام کرنے کی مساعی میں اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

اِس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی واضح طور پر دو علیحدہ علیحدہ گروہ معرضِ وجود میں آگئے۔ ایک اہلِ حق کا گروہ تھا اور دوسرا حق کے مخالفوں کا۔ اہلِ حق کا گروہ بلحاظ تعداد قلیل اور بلحاظ طاقت نہایت کمزور اور ضعیف تھا۔ اِس کے بالمقابل مخالفینِ حق کا گروہ تعداد میں بہت کثیر تھا اور اسی نسبت سے بہت طاقتور اور اثرورسوخ کا مالک بھی۔ دونوں میں پائے جانے والے اِس ظاہری فرق اور تفاوت پر مادی لحاظ سے زمین و آسمان کے فرق کی مثال صادق آتی تھی۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ دونوں ہی گروہ اپنی اپنی جگہ اِس بات کے مدعی تھے کہ وہ حق پر ہیں۔ ظاہر ہے یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ بیک وقت دونوں ہی حق پر ہوتے۔ بہرحال ایک گروہ ان میں سے حق پر تھا اور دوسرا حق سے بھٹکا ہوُا۔ اُس وقت سب سے اہم سوال یہ تھا کہ دونوں میں سے فی الاصل حق پر کون ہے اور کون حق پر نہیں ہے؟

اِس امر کے فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عقلی دلائل کے علاوہ اہلِ حق اور مخالفینِ حق کے گروہوں میں امتیاز سے متعلق ایک معیار کا بطورِ خاص ذکر فرمایا۔ اُس معیار کا تعلق مشیّتِ الٰہی کے ماتحت رونما ہونے والے واقعات سے تھا۔ چنانچہ حالات کا بغور مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں یہ امر روز بروز نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا گیا کہ دونوں میں سے اہلِ حق کا گروہ کونسا ہے۔ وہ معیار یہ تھا کہ جو گروہ حق پر نہیں ہے اُس کے افراد آسمانی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں اِسلئے معاشرتی برائیوں یعنی ہر قسم کی بدعنوانیوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس لحاظ سے ان کا حال روز بروز بد سے بدتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اِس کے بالمقابل جو گروہ حق پر ہے اُس کے افراد خدائی احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں معاشرتی اخلاق اور دیگر اعمالِ حسنہ میں ترقی کر رہے ہیں اور ان کے کردار کی خوبی دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہو رہی ہے۔ دونوں کے کردار و اعمال اور معاشرتی احوال میں فرق اِس قدر نمایاں اور بیّن ہے کہ یہ حقیقت واقعاتی رنگ میں ازخود نمایاں ہو رہی ہے کہ اِن دونوں گروہوں میں سے فی الاصل حق پر کون ہے؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اُس گروہ کا ذکر کرتے ہوئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ردّ کرنے کے نتیجہ میں معاشرتی برائیوں میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا تھا فرمایا:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ ۝

(محمد۔ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ وہ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر کر دی اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے بظاہر قلیل اور کمزور گروہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَّاٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ ۝ (محمد آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ہدایت پر ہیں اللہ ان کو ہدایت میں زیادہ کرتا جاتا ہے اور ان کو ان کے مناسبِ حال تقویٰ بخشتا ہے۔

اِس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا آنحضورؐ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہدایت اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جانا ان کے حق پر ہونے کی ایک واقعاتی دلیل کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ دلیل اُنہیں ان کے کثیر التعداد مخالفوں کے بالمقابل (جو معاشرتی برائیوں میں بڑھتے چلے جا رہے تھے) مسلسل ممیز و ممتاز کر رہی تھی اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اہلِ حق اور مخالفینِ حق کے مابین اِس فرق کو مزید واضح کرنے کے لئے فرمایا:۔

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ کَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ ۝ (محمد آیت ۱۵/۱۶)

ترجمہ:۔ کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک (مضبوط) دلیل پر قائم ہے اُن کی طرح ہو سکتا ہے جن کے بُرے اعمال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہوں اور جو اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہوں۔

پھر کفارِ مکّہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ردّ کرنے والے اہلِ کتاب کی حالت بھی ان سے مختلف نہ تھی۔ ہر چند کہ وہ اپنے آپ کو اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے پہلے ہی ہدایت یافتہ سمجھتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے اور آپؐ کی تکذیب کرنے کے نتیجہ میں اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے ان کی اور ان کے علماء کی جو حالت ہوئی اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِن الفاظ میں کھینچا:۔

وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝

(المائدہ آیات ۶۳، ۶۴)

ترجمہ:۔ اور تُو ان میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔ عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

اگر کفارِ مکّہ اور عرب کے یہود و نصاریٰ اِس امر پر غور کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے نیکی اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے بالمقابل وہ خود اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھنے کے باوجود ہر قسم کی معاشرتی بُرائیوں اور اکلِ حرام کی طرف پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑے چلے جا رہے ہیں تو ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور خود اپنی گمراہی و ضلالت ازخود آشکار ہو جاتی اور وہ اُس خدائی گرفت سے بچ جاتے جو حق کی مخالفت اور اِثم و عدوان میں مسابقت کے نتیجہ میں بالآخر اُن پر آ کر رہی۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں ایک طرف حق پرست کمزور اور ضعیف ہوتے کے باوجود نیکیوں میں مسلسل ترقی کر رہے ہوتے ہیں وہاں دوسری طرف مخالفینِ حق اپنے آپ کو پہلے ہی سے ہدایت یافتہ سمجھنے کے باوجود گناہوں کے ارتکاب میں دلیری کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ماموِر من اللہ پر ایمان لانے والوں اور ایمان نہ لانے والوں کے اعمال و کردار میں دن بدن بڑھنے اور نمایاں سے نمایاں تر ہونے والا یہ تفاوت ماموِر من اللہ کی صداقت کو پرکھنے کا ایک ایسا معیار ہوتا ہے جو ہر روز ہی نہیں ہر وقت مشاہدہ میں آ رہا ہوتا ہے۔ ایمان لانے والے نیکی، تقویٰ اور عام معاشرتی اخلاق میں مسلسل ترقی کر رہے ہوتے ہیں اور ایمان نہ لانے والے معاشرتی بُرائیوں میں مبتلا ہو کر دن بدن اخلاقی لحاظ سے گرتے چلے جاتے ہیں۔

درخواستِ دُعا:۔ میرے لڑکے عبدالسلام ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کی سکوٹر کے حادثہ میں دائیں پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ہڈی کو جوڑنے کے لئے پلیٹ لگائی گئی ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ہڈی انشاء اللہ جڑ جائے گی درد میں بھی کافی کمی ہے۔ دوستوں سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعد اللہ خان۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۲)

احمدیت اور علمی و عملی توحید

حضرات! اعلیٰ وجہ البصیرت دعوت کیلئے ذات باری کو ہر نقص سے پاک اور ہر خوبی کا جامع ماننا اور شرک کی باریک راہوں سے بھی بچنا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ!! احمدیت خدا کی کسی صفت کو معطل قرار نہیں دیتی اس کا عقیدہ ہے کہ خدا آسمان و زمین غرضیکہ ہر جگہ موجود ہے۔ چھٹے یا ساتویں آسمان میں محدود نہیں۔ اسکے نزدیک عرش کوئی مادی چیز اور مخلوق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے تنزہ اور تقدس کے وراء الوراء مقام کا نام ہے۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۹۰)

اُسے یہ باطل نظریہ ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۲)

بلاشبہ اللہ قادر ہے مگر اپنے تقدس اور برحق وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ احمدیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حی و قیوم عیب دان، مُردے زندہ کرنے والا اور پرندوں اور دوسری مخلوق کا خالق یقین کرتی ہے اور کسی کو ان صفات اللہ سے متصف سمجھنا توحید خالص کے سراسر منافی سمجھتی ہے۔ اسی طرح "خدا گانہ زمینا کا خالق" "پروردگار حسن" اور "رب معانی" (مولانا مودودی اور اسد گیلانی) وغیرہ القاب و خطابات کا استعمال بھی اس کی نگاہ میں خلافِ توحید ہے۔

ایک عقیدہ سجدہ تعظیمی کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کو احتراماً سجدہ کیا جائے۔ اس تخیل کی بنیاد "اُسجدوا لِآدم" کے حکم پر رکھی گئی ہے (تاریخ الانبیاء صفحہ ۱ از مولانا قاری احمد) حالانکہ عربی میں سجدہ کے معنی اطاعت کے بھی ہیں اور اگر ظاہری سجدہ ہی مراد لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ تخلیق آدم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر جاؤ۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۳۲۳)

حضرت علامہ ابن کثیر نے سورت یوسف کی آیت:

"خَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا"

کی تشریح میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوبؑ اور اُن کے گیارہ بیٹے یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔

(تفسیر ابن کثیر اردو، پارہ ۱۳)

کشمیر کے ایک صاحب جو سجدہ تعظیمی کے قائل تھے شروع ۱۹۰۵ء میں قادیان آگئے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے اظہار محبت کے لئے اس کو ظاہری شکل میں پورا کرنا چاہا۔ مگر حضور نے نہایت جلال بھرے انداز میں اُن کو اس حرکت سے منع کیا اور فرمایا:

"یہ مشرکانہ باتیں ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ ص ۱۱۳)

بانی سلسلہ احمدیہ کا حلفیہ بیان ہے کہ:

"میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین ص ۶)

یوم آخرت پر ایمان

قرآن مجید کی رو سے ایمان باللہ کا لازمی تقاضا یوم آخرت پر ایمان ہے سو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ ... حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔"

(ایام الصلح ص ۸۷)

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ بعض مخصوص نظریات رکھتی ہے۔ مثلاً حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:-

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مردہ شخص جو صداقت کے سمجھنے سے گریز کرتا ہے اور یہ کوشش کرتا ہے کہ صداقت اس کے کان میں نہ پڑے تاکہ اُسے ماننی نہ پڑے یا جس پر حجت تمام ہو جائے مگر پھر بھی ایمان نہ لائے خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے لیکن ایسے شخص کو بھی اگر خدا تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے اس کی رحمت کی تقسیم ہمارے ہاتھ میں نہیں ایک غلام اپنے آقا کو سخاوت سے باز نہیں رکھ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہمارا آقا ہے اور ہمارا بادشاہ ہے اور ہمارا خالق ہے اور ہمارا مالک ہے۔ اگر اس کی حکمت اور اس کا علم اور اس کی رحمت کسی ایسے شخص کو بھی بخشنا چاہے جس کی عام حالات کے مطابق بخشش ناممکن نظر آتی ہو تو ہم کون ہیں جو اس کے ہاتھ کو روکیں اور ہم کون ہیں جو اس کو بخشش سے باز رکھیں۔

نجات کے متعلق تو احمدیت کا عقیدہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مولویوں نے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ یعنی ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی انسان بھی دائمی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ نہ ہی مومن نہ کافر کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ کافر اور دوزخ کی آپس کی نسبت ایسی ہی ہوگی جیسے عورت اور اس کے بچہ کی ہوتی ہے اور پھر فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (ذاریات) تمام جن و انس کو میں نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان اور ایسی ہی آیات کی آیات کے ہوتے ہوئے ہم کیونکر مان سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت آخر دوزخیوں کو نہیں ڈھانپ لیگی اور دوزخی جہنم کے رحم سے کبھی بھی خارج نہیں ہوگا اور وہ بندے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا تھا وہ دائمی طور پر شیطان کے عبد رہیں گے اور خدا تعالیٰ کے عبد نہیں بنیں گے اور خدا تعالیٰ کی محبت بھری آواز کبھی بھی ان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہے گی کہ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ آؤ میرے بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

(احمدیت کا پیغام ص ۱۲۰-۱۲۱)

ایمان بالملائکہ

عقائد اسلامی کا دوسرا رکن ایمان بالملائکہ یعنی فرشتوں پر ایمان ہے افسوس یہ اہم رکن بھی افراط و تفریط کا شکار ہو چکا ہے بلکہ مسخ کر دیا گیا ہے۔ ایک طرف تو مدت سے یہ خیال پھیلایا جا رہا ہے کہ ملائکہ فرضی اور ذہنی وجود ہیں جن کا وجود (سرسید مرحوم کے الفاظ میں) "برہان عقلی یا قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ثابت نہیں"۔ (مقالات سرسید حصہ سوم ص ۵۲) دوسری طرف اس عقیدہ نے دماغوں کو متاثر کر لیا ہے کہ فرشتے گناہ بھی کر لیتے ہیں۔ ابلیس جس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہوا، فرشتوں کا سردار تھا۔ (تفسیر مراح لبید جزاول ص ۳)

چنانچہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ اس نے ساتوں آسمان پر ایک ایک ہزار سال تک عبادت کی۔ پھر چھ لاکھ برس کھڑا ہو کر گریہ وزاری کرتا رہا۔ بعد ازاں بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتا رہا اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ و عزرائیلؑ اور سب فرشتے اس منبر کے نیچے بیٹھ کر وعظ سنا کرتے تھے ابلیس کا یہ سلسلہ تدریس و تعلیم بہشت میں ہزار برس تک جاری رہا اور لکھا ہے کہ ایک دن اس جہان کا اُس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے۔ (قصص الانبیاء ص ۱۳-۱۴)

تفسیر "احسن التفاسیر" میں ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کا یہ قصہ لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں سے بڑے عابد دو فرشتے جن کا نام ہاروت ماروت تھا، چھانٹے اور انسان کی سب خواہشیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان میں پیدا کر کے کوفہ کی سرزمین پر جو ایک جگہ بابل ہے وہاں ان کو بھیجا اور وہاں وہ ایک عورت زہرہ نامی پارس کی اُلفت میں مبتلا ہو کر اس کے کہنے سے شراب پی گئے اور نشہ ... ... میں زنا کے علاوہ شرک اور قتلِ نفس کا گناہ بھی اُن سے سرزد ہوا اور ان گناہوں کی سزا میں قیامت تک ان پر طرح طرح کا عذاب نازل ہوتا رہے گا۔"

(قصص الانبیاء جلد ا ص ۱۰۸ - ۱۰۹)

مگر احمدیت کا مسلک فرشتوں کے نسبت مبین اسلامی تعلیم کے مطابق اور معتدل و متوازن ہے۔ اس کے نزدیک یہ سب کہانیاں وضعی یا اسرائیلیات کی قبیل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے:

"لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ" (تحریم)

(یعنی خدائی احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور جو کام بھی انکو حکم دیا جاتا ہے انہیں وہ بجا لاتے ہیں)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے روحانی مشاہدات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرشتوں کی ضرورت، ان کے وجود کے دلائل، ان کے اقسام اور ان کے فرائض اور واقعات پر اپنی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں ایسی معقول، مدلل اور بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے کہ عہد نبوی کے بعد گزشتہ تیرہ صدیوں میں اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ایک مقام پر اپنے تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو مفتری، کذاب کو بغیر ذلیل اور معذب کرنے کے نہیں چھوڑتا کہ میں اس بیان میں صادق ہوں کہ بارہا عالمِ کشف میں میں نے ملائک کو دیکھا ہے اور ان سے بعض علوم اخذ کئے ہیں۔ اور ان سے گزشتہ یا آنے والی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقعہ تھیں۔ پھر میں کیونکر کہوں کہ فرشتے کسی کو نظر نہیں آ سکتے بلاشبہ نظر آ سکتے ہیں مگر اور آنکھوں سے اور جیسے یہ لوگ ان مانوں پر بیٹھے ہیں۔ خارق ان کی حالتوں پر روتے ہیں"

(تفسیر سورۃ البقرہ بیان از مودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسی طرح حضرت سیدنا المصلح الموعود نے فرمایا:-

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے فرشتوں پر پورا ایمان رکھتے ہیں بلکہ احمدیت سے جو برکات ہمیں حاصل ہوتی ہیں ان کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہم فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں بلکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ قرآن کریم کی مدد سے تعلق بھی پیدا کیا جا سکتا ہے اور ان سے علوم روحانیہ بھی سیکھے جا سکتے ہیں"۔

پھر فرمایا:-

"خود راقم الحروف نے کئی علوم فرشتوں سے سیکھے۔ مجھے ایک دفعہ ایک فرشتہ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی اور اس وقت سے لے کر اس وقت تک سورۃ فاتحہ کے اس قدر مطالب مجھ پر کھلے ہیں کہ ان کی حد ہی کوئی نہیں اور میرا دعویٰ ہے کہ کسی مذہب و ملت کا آدمی روحانی علوم میں سے کسی مضمون کے متعلق بھی جو کچھ اپنی ساری کتاب میں سے نکال سکتا ہے اس سے بڑھ کر مضامین خدا تعالیٰ کے فضل سے میں صرف سورۃ فاتحہ سے نکال سکتا ہوں"۔

(احمدیت کا پیغام ص ۹)

(باقی)

مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں ایک ایمان افروز تقریب

۷ جنوری بروز جمعہ نماز مغرب و عشاء ادا کر لینے کے بعد مسجد احمدیہ گوجرانوالہ کے صحن میں رنگین سلائیڈز دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سلائیڈز ہمارے مبلغ جناب میاں منیر الدین احمد صاحب۔ سابق انچارج سویڈن مشن اپنے ساتھ لائے تھے دعا اور تلاوت قرآن مجید کے بعد اس پر رونق تقریب کا آغاز ہوا

یہ تقریب جس میں مستورات۔ ناصرات۔ اطفال۔ خدام اور انصار سب ہی شامل تھے۔ تقریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہی اور احباب روحانی مناظر سے ایمانوں میں حرکت اور جلا پاتے رہے۔

میاں منیر الدین احمد صاحب نے تصاویر سے مضامین ترتیب دے رکھے تھے جنہیں انہوں نے اپنے الفاظ میں ساتھ ساتھ بیان کیا اور تصاویر کا تعارف کراتے رہے سب نے اس سلسلہ کو بہت ہی پسند کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں منیر الدین احمد صاحب کو اس سے بھی احسن رنگ میں اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے اور اسلام کے جھنڈے کو سارے ملکوں میں سربلند فرمائے۔ آمین

(حکیم عبدالحمید سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرانوالہ)

ہفتہ وصولی مجالس خدام الاحمدیہ (یکم تبلیغ تا سات تبلیغ)

یکم تبلیغ تا سات تبلیغ (فروری) کو جملہ قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی منائیں اور ابھی سے اس ہفتہ کے لئے پروگرام مرتب فرمالیں۔ شعبہ سے متعلق جملہ امور پر توجہ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ساتواں آل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر نگرانی ساتواں آل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء بروز بدھ، جمعرات جمعہ ایوان محمود میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس میں اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات کے لئے مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب انور کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔

(ناظم صحت جسمانی ربوہ)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میری والدہ محترمہ زلیخا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ خان صاحب افغان مرحوم ۱۹ جنوری ۱۹۷۴ء بوقت صبح ۹ بجے ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۶۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرے دن ۲۰ جنوری کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت و نوازش مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرما کر دعا فرمائی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی والدہ مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں ساری عمر مرکز سلسلہ سے وابستہ رہیں باوجود مصائب کے ثابت قدم رہیں۔ بڑی مخلص۔ نماز کی پابند اور تہجد گزار احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز رفیق اللہ خان ان دنوں بسلسلہ ملازمت دوبئی میں مقیم ہے۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری والدہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(مریم سلطانہ اہلیہ سید سجاد احمد صاحب ۲/۱۲ دار الرحمت شرقی ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

عزیزم ملک ناصر احمد صاحب مرحوم جو کہ میرے چھوٹے داماد تھے اور بعارضہ کینسر مورخہ ۱۲/۲۱ میو ہسپتال لاہور میں طویل علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ان کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط اور خود تشریف لا کر تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں مرحوم نے اپنے پیچھے جوان سال بیوہ اور دو چھوٹے بچے چھوڑے ہیں احباب کرام ان بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے اور بیوہ کیلئے ... ... خاص طور پر دعا فرماویں کہ مولا کریم ان کی خود ہی کفالت فرماتا رہے۔ مرحوم بہت شریف الطبع کم گو اور جماعت کیساتھ مخلصانہ تعلق رکھنے والے نوجوان تھے دعا فرماویں ... آمین ... (... صاحب ... ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

چندہ دفتر اطفال وقف جدید کی وصولی کی ایک قابل تقلید مثال

معاونین خاص وقف جدید (دفتر اطفال) جماعت احمدیہ لاہور سنہ ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	نام طفل	ولدیت	حلقہ	وعدہ	وصولی
۶۸	عزیزم منیر احمد وقار جاوید صاحب	محترم خورشید جاوید صاحب	سنت نگر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۶۹	عزیزہ ماہم جاوید صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۷۰	" صائمہ مبشر صاحبہ	محترم مبشر لطیف صاحب	مزنگ	۵۰/-	۵۰/-
۷۱	" سعدیہ مبشر صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۷۲	" سائرہ مبشر صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۷۳	" عائشہ مبشر صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۷۴	" عنبرین مبشر صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۷۵	عزیزم محمود احمد صاحب	محترم عبد المالک صاحب	دارالذکر	۵۰/-	۵۰/-
۷۶	" عطاء القدوس صاحب	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۷۷	عزیزہ عطیۃ القدیر صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۷۸	عزیزم ندیم احمد صاحب	محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	مصطفیٰ آباد	۲۰۰/-	۲۰۰/-
۷۹	" وسیم احمد صاحب	"	"	۲۰۰/-	۲۰۰/-
۸۰	عزیزہ ثمینہ صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۸۱	" فضیلت بانو صاحبہ	محترم چوہدری محمد سلیم صاحب	سول لائن	۵۰/-	۵۰/-
۸۲	عزیزم عثمان ہاشمی صاحب	" طارق ہاشمی صاحب	ماڈل ٹاؤن	۵۰/-	۵۰/-
۸۳	عزیزہ عالیہ نصیر صاحبہ	" شیخ نصیر الدین صاحب	پرانی انارکلی	۵۰/-	۵۰/-
۸۴	عزیزم جہاں زیب نصیر صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۸۵	" شیخ قمر احمد صاحب	محترم شیخ فضل احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن	۲۰۰/-	۲۰۰/-
۸۶	" مظفر احمد صاحب	" مبارک احمد صاحب کھوکھر	کینال پارک	۵۰/-	۵۰/-
۸۷	عزیزہ سائرہ بانو صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۸۸	عزیزم کامران احمد صاحب	محترم	......	۲۵/-	۲۵/-
۸۹	" راشد اعجاز صاحب	" چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹۰	" انجم محمود صاحب	" ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	سول لائنز	۵۰/-	۵۰/-
۹۱	" افخر محمود صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۹۲	" یاسر منصور احمد صاحب	محترم ثاقب زیروی صاحب	مزنگ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹۳	" امجد نعمان صاحب	" نوید احمد صاحب	سول لائنز	۵۰/-	۵۰/-
۹۴	" سید عمر احمد صاحب	" سید حمید احمد صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹۵	" آصف محمود صاحب	" شیخ ظفر محمود صاحب	مصری شاہ	۵۰/-	۵۰/-
۹۶	" رحیم محمود صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۹۷	" خرم اظہار صاحب	محترم اظہار احمد صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹۸	" عبد القدوس رشید صاحب	" عبد الرشید صاحب	دارالذکر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۹۹	" عبد القیوم صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۰۰	" عبد النور صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۰۱	" عدنان رفیق صاحب	محترم شیخ رفیق احمد صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۲	عزیزہ صائمہ رفیق صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۳	عزیزم سید خالد محمود صاحب	محترم سید محمود ناصر صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۴	" عدنان باسط احمد صاحب	" باسط احمد صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۵	" مسعود مجید صاحب	" ملک محمود مجید صاحب	پرانی انارکلی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۶	" مقصود مجید صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۰۷	عزیزہ عظمیٰ محمود صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۰۸	" اسامہ منیر صاحبہ (راولپنڈی)	محترم	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۰۹	عزیزم محمد اظہر احمد صاحب	" چوہدری حبیب اللہ صاحب	چھاؤنی	۵۰/-	۵۰/-

نمبر شمار	نام طفل	ولدیت	حلقہ	وعدہ	وصولی
۱۱۰	عزیزہ سعدیہ صاحبہ	محترم چوہدری حبیب اللہ صاحب	چھاؤنی	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۱	عزیزم محمد عامر صاحب	" شیخ بشیر احمد صاحب	سمن آباد	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۱۲	" کلیم احمد صاحب	"	"	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۱۳	" مبشر احمد صاحب	محترم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی	سنت نگر	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۴	" مظفر احمد صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۵	" مدثر احمد صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۶	" مقبول احمد صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۷	عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۸	" مبارکہ صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۱۹	عزیزم محمود الغنی صاحب	محترم سردار عبد السمیع صاحب	سول لائنز	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۰	عزیزہ انوار الغنی صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۱	عزیزم نسیم الغنی صاحب	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۲	عزیزہ عظمیٰ السمیع صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۳	" ریحان حلیم صاحبہ	محترم چوہدری عبد الحلیم صاحب	مغلپورہ	۵۰/-	۵۰/-
۱۲۴	عزیزم محمود شریف جنجوعہ صاحب	" محمد شریف جنجوعہ صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۵	" مظفر شریف جنجوعہ صاحب	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۶	عزیزہ عامرہ شریف صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۷	عزیزم خالد محمود صاحب چیمہ	محترم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	سول لائنز	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۸	" طارق محمود صاحب چیمہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۲۹	عزیزہ زکیہ ظفر صاحبہ	محترم شیخ مظفر احمد صاحب	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۳۰	" ثمرہ وسیم صاحبہ	" ملک وسیم احمد صاحب	سلطان پورہ	۵۰/-	۵۰/-
۱۳۱	" سائرہ وسیم صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۳۲	" نجلہ صاحبہ	محترم شیخ نثار احمد صاحب	سمن آباد	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۳۳	عزیزم جہاں زیب صاحب	"	"	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۱۳۴	" وسیم فاروق صاحب	محترم میاں اصغر علی صاحب	بھاٹی گیٹ	۳۰۰/-	۳۰۰/-
۱۳۵	" لطیف محمود صاحب	" مبشر احمد صاحب دہلوی	ماڈل ٹاؤن	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۶	" محمد محمود صاحب	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۷	" عامر لطیف صاحب	محترم عبد اللطیف صاحب	مغلپورہ	۱۲۵/-	۱۲۵/-
۱۳۸	عزیزہ عابدہ لطیف صاحبہ	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۹	عزیزم عامر وحید صاحب	محترم چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم	نیلا گنبد	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۰	" طارق وحید صاحب	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۱	عزیزہ لبنیٰ وحید صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۲	" ثمینہ وحید صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۳	" امۃ الجمیل صاحبہ	محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی	دہلی گیٹ	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۴	" بشریٰ تنویر صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۵	" ناصرہ شاہین صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۶	" بشریٰ طاہرہ صاحبہ	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۷	عزیزم طارق محمود صاحب	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۸	" خالد محمود صاحب	"	"	۲۵/-	۲۵/-
۱۴۹	عزیزہ سامعہ صاحبہ	محترم چوہدری منیر نواز صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۰	عزیزم شہزاد کامران صاحب	" منور کامران صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۱	" ہاشم اکبر صاحب	" سید محمد احمد صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۲	عزیزہ عصمت صاحبہ (امریکہ)	" محمود احمد صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۳	عزیزم منیب احمد صاحب	" عبد المقیت صاحب	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۵۴	" احمد ندیم صاحب	" طاہر ندیم صاحب	سلطان پورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۵	نادار احمدی بچوں کی طرف سے	" عبد السمیع صاحب	کینال پارک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۶	عزیزم وحید انور صاحب	" غازی محمد انور صاحب	دارالذکر	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۷	" علی انور صاحب	"	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۵۸	عزیزہ عائشہ انور صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۵۹	" فائزہ انور صاحبہ	"	"	۵۰/-	۵۰/-

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت سے بدکار اور غافل بھی فیض یاب ہوتے ہیں

تم بھی مخلوقِ خدا کے ساتھ مہربانی، نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم، غیر مسلم کی قید اٹھا دو اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العٰلمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدّوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں، چالاکیوں، ناعاقبت اندیشیوں، غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں، دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جائے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور اُن احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت اُن کو اس قدر دُور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی، موت، کسی حالت میں ہم سے جُدا نہیں ہو سکتا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق، فاجر ہوتے ہیں۔ اُن میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں، ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

یاد رکھو۔ کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدّوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں۔ نہیں۔ وہ دُنیا میں، قبر میں، حشر میں، جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں اور ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں۔ یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔"

(خطباتِ نور صـ۳ تا ۵)

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب چک ۵۶۵ گ ب مورخہ ۱۴/۱/۷۷ بوقت گیارہ بجے میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصی تھے اور عرصہ ۲ سال سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا چلے آرہے تھے۔ جنازہ اسی دن لاہور سے ربوہ پہنچایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار میں محترم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو چار بجے شام مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم کو تبلیغ کا خاص شوق تھا۔ اسی جذبہ کے تحت مجھے وقف کر کے سلسلہ کا خادم بنایا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم سب بہن بھائیوں کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

حفیظ احمد شاہد
مربی سلسلہ نواب شاہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان محترم بابو محمد بخش صاحب اعوالوی سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آجکل زیادہ بیمار ہیں۔ لمبی بیماری کی وجہ سے بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین
(محمد عبد الغنی قیصر مکان نمبر ۲۵/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نظام الدین صاحب مہمان سابق مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) عرصہ سے بیمار ہیں اور باوجود علاج معالجہ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

۳۔ میری پھوپھو زبیدہ خانم بعارضہ دل بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (راجہ فضل احمد محمود آباد جہلم)

۴۔ میری لڑکی عزیزی اقبال بیگم زوجہ میاں نصیر الدین صاحب انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ (ملک نور عالم۔ جلیل آباد کالونی ملتان)

۵۔ میری اہلیہ کو چھت سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی تھیں اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد مکمل شفا دے۔ (سخاوت حسین خان شاہجہانپوری۔ احمد نگر)

۶۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب لائل پور کے بیٹے چوہدری منیر احمد صاحب کی بائیں ٹانگ کار کے ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
پسرم عزیزم خواجہ مبشر احمد کے ایم۔ اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد احمد جڑانوالہ)

۷۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم منیر احمد صاحب کمیشن ایجنٹ نیو غلہ منڈی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (ظہور احمد بھٹی۔ پروفیسر طبیہ کالج ربوہ)

۸۔ میرے بیٹے خواجہ منیر الدین صاحب قمر (ایم۔ خواجہ لندن) مع اہل و عیال ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو پاکستان آئے تھے وہ اپنی رخصت کے ایام گزار کر ۲۲ر جنوری کو واپس روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔
(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

معاونینِ خاص وقفِ جدید دفتر اطفال جماعت احمدیہ لاہور ۱۹۷۶ء

(بقیہ صـ۵)

نمبر شمار	نام طفل	ولدیت	حلقہ	وعدہ	وصولی
۱۶۰	عزیزم عبد اللطیف صاحب شاد	محترم عبد الخالق شاد صاحب	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۱	" عبد الباسط صاحب	" چوہدری عبد الرشید	مزنگ	۵۰/-	۵۰/-
۱۶۲	" عبد الحفیظ صاحب	"	"	۵۰/-	۵۰/-
۱۶۳	عزیزہ امۃ المعیز نبیلہ صاحبہ	محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب	چھاؤنی	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۴	عزیزم سلمان احمد صاحب	" میجر عبد اللہ جبار صاحب	"	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۶۵	عزیزہ [illegible]	" عبد المنعم صاحب	مغلپورہ	۱۰۰/-	۱۰۰/-

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۹۶۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴